سبق 8a

تشہد

سبق نمبر 8 (a&b) کے ختم تک آپ 93 نئے الفاظ کے معنی سیکھ لیں گے جو قرآن میں 27,536 بار آئے ہیں!

تصور احساس — دعاء — تبلیغ — مطالعہ کے بعد — احتساب — پلان

اَلتَّحِيَّاتُ (6)		لِلّٰهِ		وَالصَّلَوَاتُ	وَالطَّيِّبَاتُ، (46)
سبھی قولی عبادتیں		اللہ ہی کے لیے ہیں		اور سبھی بدنی عبادتیں	اور سبھی مالی عبادتیں (بھی اسی کے لیے ہیں)،
تَحِيَّة کی جمع تَحِيَّات	لِ: لیے		اللہ	صَلٰوۃ کی جمع صَلَوَات	طَيِّبَة کی جمع طَيِّبَات

- سبھی قولی عبادتیں: نماز، ذکر، تلاوت، دعوت و تبلیغ، اچھی بات کرنا، نصیحت کرنا، صحیح راستہ بتانا، مشورے دینا وغیرہ۔
- سبھی بدنی عبادتیں: نماز، روزہ، حج، تربیت کرنا، مدد کرنا، تعلیم، دعوت اور تبلیغ کے لیے جانا وغیرہ سب اللہ کے لیے ہیں۔
- سبھی مالی عبادتیں: حج، زکوۃ، صدقات، خیرات وغیرہ سب اللہ کے لیے ہیں۔
- بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا: "ستّر ہزار ایسے آدمی ہیں جو جنت میں بغیر حساب اور کتاب کے داخل ہوں گے"، اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ خود جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ کسی اور سے کراتے ہیں اور نہ بدشگونی لیتے ہیں اور صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں"۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان میں سے کردے، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ان میں سے ہو"۔ پھر ایک اور صحابی اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: میرے لیے بھی دعا فرمائیں، اللہ مجھے بھی ان میں سے کردے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عکاشہ اس میں تم پر سبقت لے گئے"۔ (بخاری: 5752، مسلم: 218)
- اس حدیث سے ہم یہ بات سیکھ سکتے ہیں کہ ہم کو اچھی بات سنتے ہی جلد دعا کرنی چاہیے کہ اللہ ہمیں اس کو کرنے کی توفیق دے، ورنہ کوئی اور سبقت لے جائے گا! ہر دعا کے ساتھ گزرے زمانے کا احتساب ہو اور آئندہ کا پلان بھی!
- اَلتَّحِيَّاتُ: کے شروع میں 3 عبادتوں کا ذکر ہوا تو مجھے یہ دعا کرنی چاہیے: اے اللہ مجھے ان تینوں میں حصہ لینے کی توفیق دے۔
- احتساب: زبان کا کیا حال ہے؟ قوتیں (خاص کر ذہن کی) کہاں صرف ہو رہی ہیں، پیسہ کدھر خرچ ہو رہا ہے؟
- پلان: صحیح پلان بنایئے اور پھر اس بات کی تبلیغ بھی کیجیے۔

اَلسَّلَامُ (42)		عَلَيْكَ		أَيُّهَا النَّبِيُّ (75)		وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (114)		وَبَرَكَاتُهٗ، (3)	
سلام ہو		آپ پر		اے نبی		اور اللہ کی رحمت ہو		اور برکتیں ہوں اس کی (آپ پر)،	
اَلسَّلَامُ: ساری سلامتی	عَلٰی پر	كَ آپ	يَا، أَيُّهَا، يَا أَيُّهَا: اے اَلنَّبِيُّ کی جمع أَنْبِيَاء		وَ اور	رَحْمَةُ رحمت	اللّٰهِ اللہ کی	وَ اور	بَرَكَاتُ برکتیں (بَرَكَة کی جمع)	ہٗ اس کی

- اوپر کی تین عبادتوں کو جس نے بہترین طور پر انجام دیا اور جس نے ہم کو سکھایا کہ ان کو کیسے کیا جائے، اُس ہستی پر یعنی محمد ﷺ پر تین چیزوں کی دعا ہے: سلام، رحمت، برکتیں۔

1. سلام ہو: یعنی سلامتی ہو، یعنی اللہ آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھے۔
2. رحمت ہو: اللہ کا احسان اور فضل ہو۔ اللہ آپ کا محبت کے ساتھ خوب خیال رکھے۔
3. برکتیں ہوں: ہر احسان، فضل، خیر اور بھلائی میں زیادتی ہوتی رہے۔

- آپس میں السلام علیکم کا مطلب: آپ پر ہر قسم کی سلامتی ہو! اَلْ سے مراد ہر قسم کی اور ساری سلامتی۔ یعنی دین وایمان، صحت، مال، خاندان، بزنس، نوکری وغیرہ ہر ایک میں آپ محفوظ رہیں، کوئی عیب، کمی، ناپسندیدہ چیز یا بات نہ سامنے آئے۔
- کیسی زبردست چیز ہے یہ، ہلو، ہائے اور گڈ مارننگ کے مقابلے میں۔ پھر یہ کہنے کا اجر وثواب اور سنت پر عمل کرنے کا ثواب الگ ہے۔

125

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ،

سلام ہو	ہم پر			اور اللہ کے بندوں پر	(جو) نیک (ہیں)،
اَلسَّلَامُ: سلام ہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ	عَلَى پر	نَا ہم	وَ اور	عَلٰى پر	عَبْدُ اللهِ کی جمع عِبَادُ اللهِ ہے۔ عَابِد کی جمع عَابِدُوْن، عَابِدِيْن ہے۔	صَالِح کی جمع صَالِحُوْن، صَالِحِيْن ہے۔

- اللہ کا انعام کن پر: انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین پر۔ یہاں پہلے نبی ﷺ پر سلام پھر ہم پر اور صالحین پر۔
- دونوں (نبی ﷺ اور صالحین) کے لیے دعاء ان شاء اللہ قبول ہوگی، اس دعا میں ''ہم پر'' (عَلَيْنَا) بیچ میں ہے، جب اگلے اور پچھلے مقبول ہوں گے تو اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ بیچ والے بھی مقبول ہوں گے۔
- یاد رکھیے کہ اللہ کی رحمت اس کو ملے گی جو عمل سے اس کو حاصل کرنے کی کوشش بھی کرے گا، جیسا کہ صالحین نے کیا۔ اس میں ہمارے لیے یہ پیغام بھی ہے کہ ہم دعا کے ساتھ ساتھ نیک وصالح بننے کی پوری کوشش کریں۔
- روزانہ کروڑوں لوگ ہر نماز میں یہ دعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر ہم ان کی دعا لینا چاہتے ہیں تو ہم کو بھی صالح بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اے اللہ! ہمیں بھی صالحین میں سے بنادے تا کہ ہم ان کی دعا سے فائدہ اٹھا سکیں!
- صالح بننے کا اور صالحین کے ساتھ رہنے کا پلان بنائیے!

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ،

میں گواہی دیتا ہوں	کہ	نہیں کوئی (حقیقی) معبود	سوائے اللہ کے،
أَشْهَدُ: (أَفْعَلُ کے وزن پر) شہادت، شہید، عینی شاہد	أَنْ، أَنَّ: کہ، بے شک	لَا: نہیں، مَا: نہیں، کیا، جو إِلٰه کی جمع اٰلِهَة ہے۔	إِلَّا: سوائے، مگر

- جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے کہ ایک ایمرجنسی ڈاکٹر جو کہ ایک عرب ملک میں سروس کر رہا تھا، اس نے بتایا کہ اپنی سروس کے دوران اس نے کچھ لوگوں کو اپنے سامنے مرتے ہوئے دیکھا ان میں سے صرف ایک یا دو لوگوں نے کلمہ پڑھا۔
- ایک بوڑھا آدمی موت کے قریب تھا تو ڈاکٹر نے اس کے بیٹے سے کہا کہ باپ کے سامنے جا کر اسے کلمہ پڑھنے کے لیے کہو۔ بیٹے نے بار بار پڑھا مگر باپ نے نہیں پڑھا۔ بیٹے نے عربی میں کہا: ابّا جان! لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہیے، تو باپ نے (جو کہ عرب تھا عربی میں) جواب دیا: بیٹے! پڑھنا چاہتا ہوں مگر نہیں آرہا ہے۔ (استغفر اللہ)

- ہماری کوئی ایک نماز تو آخری نماز ہوگی، پتہ نہیں کونسی ہو! یہ نماز کے اندر آخری بار کلمہ شہادت کا اعلان ہے۔اس لیے اس کو دل کی گہرائی سے اور پوری توجہ سے پڑھیے کہ موت سے پہلے بھی پڑھنے کی توفیق ملے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جس کا آخری کلمہ ' لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ' ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداوٗد: 3116)
- کتنی بار ہم نے اللہ کے بجائے نفس کی بات مانی ہے، گویا نفس کو إِلٰہ (معبود) بنایا ہے؟ کتنی بار ہم نے شیطان کی اطاعت کی ہے یعنی گویا اس کی عبادت کی ہے؟ کیوں کی ہے؟ خراب دوستوں یا چیزوں (انٹرنیٹ، موبائیل) کے خراب استعمال سے یا بے کاری یا سستی کی وجہ سے؟ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں وقت اور چیزوں کے صحیح استعمال کی توفیق دے۔

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ			محمد ﷺ	اس کے بندے		اور اس کے رسول (ہیں)۔		
وَ	أَشْهَدُ	أَنَّ	مُحَمَّد: خوب تعریف کیا ہوا	عَبْدُ	هٗ	وَ	رَسُوْلُ	هٗ
اور	میں گواہی دیتا ہوں	کہ		بندہ	اس کے	اور	پیغمبر	اس کے

- اذان کے سبق میں اس کی بھی تشریح گزر چکی ہے، یہاں پر عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے الفاظ زیادہ ہیں۔ ہم سب کو اور اس دنیا کی ہر چیز کو اللہ نے بنایا ہے، ہم اللہ کی ملکیت ہیں، اس لیے ہم کو اس کا سچا بندہ بن کر رہنا چاہیے۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سب سے بہترین بندے اور ہمارے لیے اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) ہیں اس لیے کہ وہ اللہ کے رسول بھی ہیں۔
- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ "اور اسی طرح ہم نے تم کو ایک امت وسط (یعنی بیچ کی راہ والی امت) بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو"۔ (بقرہ: 143) ہم سب پر رسول ﷺ کے بعد ایک بہت بھاری اور عظیم الشان ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ ہم کو سارے لوگوں پر یہ شہادت دینا ہے اور گواہی دینا ہے۔ یعنی بتانا ہے کہ دین کیا ہے۔ ہر نماز کی تشہد میں، پانچوں اذانوں میں اور پانچوں اقامتوں میں، یعنی روزانہ تقریبًا 30-25 بار سنا کر اور 10 بار ہم سے یہ شہادت کے الفاظ دہرا کر یاد دلایا جاتا ہے کہ ہم کو یہ کام کرنا ہے۔